ورک) کے شریک چیرمین ربائی ہیوگوگراین، نیٹ ورک کے رضاکار ڈائریکٹر برائن پیرز اور چرچ کے بین المذاہب مشاورتی گروپ کے چیرمین (ولورہمپٹن کے بشپ) شامل تھے۔

ڈاکٹر کیری نے مہمانوں کو اس امر کی یاددہانی کراتے ہوئے بحث کا آغاز کیا کہ وہ سیکولر برطانیہ میں رہتے ہیں جہاں ہر برادری کو ایک دوسرے سے ذرا مختلف انداز کے چیلنج کا سامنا ہے۔"عیسائی چرچوں کے لیے شاید چیلنج سب سے بڑا ہے کیونکہ ہم ایک ایسے کلچر میں رہ رہے ہیں جس کی تشکیل عیسائی عقیدے سے ہوئی ہے۔ ہماری اس سوچ سے کوئی فرق نہیں پڑتا کہ یہ کلچر سیکولر ہوگیا ہے۔ چرچوں کو اس وقت یہ چیلنج درپیش ہے کہ عیسائی عقیدے میں کس طرح نئی روح پھونکی جائے۔ اور اس کے ارکان میں حقیقی عبادت اور خدائی خدمت کا جذبہ بیدار کیا جائے۔ اس مقصد کے لیے ہم نے 1990ء کی دہائی کو عشرۂ تبلیغ قرار دیا ہے۔"

انہوں نے مزید کہا کہ " یہ ایک طریقہ کار ہے جس کے ذریعے ہم بطور عیسائی اپنی یک جہتی میں اضافہ ، بلکہ بعض مقامات پر یک جہتی بحال کرنا چاہتے ہیں۔ عیسائیت میں بعض دوسرے مذاہب کی طرح محض مشن کی روایات ہی موجود نہیں بلکہ مشن میں اس کا تشخص مضمر ہے۔ میرے ایمان کا تقاضا ہے کہ میں اپنی زندگی میں یسوع مسیح کی سرداری اور حاکمیت کا اعتراف کروں ۔ میں ایک ایسی چیز کے بارے میں خاموش نہیں رہ سکتا۔ جس کا میرے باطن میں گہرا اثر ہے۔ اور یہی بات میرے چرچ کے بارے میں ہے۔"

" مجھے امید ہے کہ میرے چرچ کا یقین واعتماد اپنے طور پر دوسرے مذاہب کے لیے مزید احترام کا باعث بنے گا۔ آپ عشرۂ تبلیغ سے نقصان اٹھانے والے نہیں ہیں۔ اس کے برعکس میری توقع یہ ہے کہ ہم ایک دوسرے کی مذہبی روایات کے احترام کے لیے باہم دگر مدد ومعاون ہوں گے۔" (رپورٹ۔ چرچ ٹائمز)

"یورپ میں اسلام" کے موضوع پر بین الاقوامی کانفرنس کا انعقاد

برمنگھم کے سیلی اوک کالج کو "یورپ میں اسلام" کے موضوع پر اس سال 9 سے 14 ستمبر تک ایک عالمی بین المذاہب کانفرنس منعقد کرنی تھی۔ کانفرنس میں اس سوال پر غور کیا جانا تھا کہ مدارس کے کس طرح اسلامیات کے مضمون کو اپنے نصابوں کا حصہ بناسکتے ہیں۔ اس مذاکرے کے اہتمام کی ذمہ داری کانفرنس آف یورپین چرچز کی کمیٹی برائے مطالعہ اسلام در یورپ اور کونسل آف یورپین (رومن کیتھولک) بشپ کانفرنس نے اٹھائی ہے۔

جنیوا میں قائم "کانفرنس آف یورپین چرچز" کے ایک اخباری بیان کے مطابق یورپ میں اس وقت اڑھائی کروڑ مسلمان مقیم ہیں جن میں سے 70 لاکھ افریقہ اور ایشیا سے نئے آنے والے لوگ ہیں۔ علاقے میں اتنی بڑی تعداد میں مسلمانوں کی موجودگی کا تقاضا ہے کہ تمام تبلیغی کارکنوں، چاہے ان کا تعلق آرتھوڈکس، رومن کیتھولک یا پروٹسٹنٹ کسی فرقے سے ہو، کی دینیاتی تربیت میں ضروری تبدیلیاں لائی جائیں۔ اس کانفرنس سے پہلے تین چھوٹے سیمینار بالترتیب نیدرلینڈز (1988ء)، میلان - اٹلی (1989ء) اور لینن گراڈ۔ سوویت یونین (1990ء) میں منعقد ہو چکے ہیں۔ (رپورٹ: اکومینیکل پریس سروس)

متفرقات

یسوع کی واپسی یقینی نہیں - بشپ کا اظہارِ تشکیک

برطانیہ کے اخبارات میں بشپ آف ڈرہم کے اس بیان کو جلی سرخیوں کے ساتھ شائع کیا گیا ہے جس میں انہوں نے عصر حاضر کے خاتمے پر یسوع کی جسمانی واپسی پر شک وشبہ کا اظہار کیا تھا۔ بشپ ڈیوڈ جینکنس نے ریڈیو پر اپنے ایک بیان میں کہا کہ وہ اسے درست خیال نہیں کرتے کہ "کسی شخص کے بادلوں میں سے اترنے وغیرہ کے تصوّر کو لغوی مفہوم میں لیا جائے۔" بی بی سی ریڈیو نیو کاسل پر وہ اپنی نئی کتاب Free to Believe (آزادیٔ ایمان) جو بی بی سی نے شائع کی ہے، کا تعارف کرا رہے تھے۔ انہوں نے قربِ قیامت کے بارے میں نیا نقطۂ نظر اختیار کرنے پر زور دیا۔

ابتدائی انتظامات کے مطابق کتاب کے اجراء کے ساتھ ٹیلی وژن پروگرام بھی دکھایا جانا تھا جس میں انہوں نے گذشتہ سال حصہ لیا تھا۔ عجب ستم ظریفی ہے کہ کتاب میں انہوں نے اپنے نظریات کے دفاع کے ساتھ ذرائع ابلاغ کو تنقید کا نشانہ بنایا ہے کیوں کہ ذرائع ابلاغ نے انہیں منکرِ مسیحیت کے طور پر پیش کیا تھا۔ جبکہ بی بی سی ریڈیو نیو کاسل سے وہ وہی کچھ کہہ رہے ہیں جو اس تنقید کا باعث بنا تھا۔

ان کے اس نئے بیان کے بعد اخبارات میں بدون شادی پیدائش، رفع مسیح، مسیح کے دوبارہ جی اٹھنے سے متعلق ان کے سابقہ بیانات سے دوبارہ دلچسپی شروع ہو گئی ہے جو انہوں نے 1984ء اور 1989ء کے درمیان مختلف اوقات میں دیے تھے۔